خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار 24- نومبر 1996ء

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 268 | اتوار 12 رجب 1417ھ 24 نبوت 1375ہش 24 نومبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب انسان صبر سے کام لے تو اس کو سب کچھ ہی مل رہتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ جو کام کرے خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرے۔ شیخ سعدی صاحب کیا عمدہ فرماتے ہیں ؎

کہ بے حکم شرع آب خوردن خطا است

اگر خوں بہ فتویٰ بریزی روا است

یعنی اگر تم خدا تعالیٰ کے منشاء کے برخلاف پانی پیو تو وہ گناہ ہے لیکن اگر اس کے حکم کے مطابق خون بھی کر دو تو وہ جائز ہے۔

پس میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان خواہش کرتا ہے نہ وہ اس کو ملتی ہے نہ خدا۔ کیونکہ اس کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو پسند کرتا ہے اس کو خدا بھی ملتا ہے اور دوسری چیزیں بھی ملتی ہیں اور اس کی جو خواہش ہوتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ اب میں نے جو کچھ خدا کے لئے کہنا تھا وہ کہہ چکا تم کو چاہئے کہ اپنے دین کی حفاظت کرو۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 604)

مہمان نوازی کے خلق کو انفرادی و اجتماعی طور پر منظم کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

پس تمام دنیا کی جماعتوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ (۔) وہ اپنے مہمانوں کے لئے، آنے والے مہمانوں کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں اور ان آنے والے مہمانوں میں سب سے زیادہ اہم مہمان اس وقت نومبائعین ہیں۔ نومبائعین کا اب سلسلہ ایسا بڑھ چکا ہے کہ ان کے لئے ہمیں وسیع تر انتظامات کرنے ہوں گے۔ اب انفرادی کوشش پر ان کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ اگر اتفاقات پر ان کو چھوڑ دیں گے۔ انفرادی کوشش پر چھوڑ دیں گے تو ایک بھاری تعداد ان میں سے ایسی رہ جائے گی جن کو پوچھنے والا، دیکھنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کلام الٰہی میں جو تالیف قلب کی ہدایت دیتا ہے، مؤلفۃ القلوب بیان کرتا ہے ان لوگوں کو، یہ وہ لوگ ہیں جو ابتدائی دور میں اگر محبت پا لیں تو ہمیشہ کے لئے آپ کے ہو جائیں گے۔ اگر ابتدائی دور میں ان سے سرد مہری کا سلوک ہو اور ان کا کوئی نہ ہو جو انہیں اپنا سکے اور سینے سے لگا سکے تو بعید نہیں ہو تا کہ یہ لوگ آہستہ آہستہ سرک کر یا پیچھے ہٹ جائیں یا اپنی ایک بے عملی کی سی حالت میں ٹھنڈے پڑ جائیں اور جیسے لوہا گرم ہو تو اس وقت اسے شکلیں عطا کی جاتی ہیں اور ٹھنڈا ہو جائے تو وہ شکلیں قبول کرنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ پس یہی دور ہے جب کہ آپ کی مہمان نوازی کا خلق ایک ایسے اجتماعی رنگ میں ان آنے والے مہمانوں کے دل جیتنے والا بنے کہ جس کے ساتھ منصوبہ ضروری ہے۔ پس تمام جماعتوں کو اس پہلو سے منصوبہ بنانا چاہئے کہ کثرت سے آنے والے نئے احمدیوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ رہے جسے جماعت احمدیہ حضرت بانی سلسلہ کے مہمان کے طور پر سر آنکھوں پر نہ لے اور جس کی خدمت ایک دلی جذبے سے نہ کرے۔ یہ کچھ دیر کی بات ہے۔ یہ وہ مہمان ہیں جو چند دنوں میں میزبان بننے والے ہیں۔ اگر پہلی زندگی کے چند مہینوں کے تجربے میں یا زیادہ سے زیادہ ایک سال کے تجربے میں یہ آپ کے حسن خلق سے متاثر ہو گئے، آپ نے ان کی خدمتیں کیں تو ان میں سے ایسے پیدا ہوں گے جو آپ سے بڑھ کر خدمت کرنے والے ہوں گے اور آنے والے وقتوں کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو یہ آپ کے ساتھ شانہ بشانہ مل کر پورے کریں گے۔ پس ہر پہلو سے یہ بہت اہم مسئلہ ہے کہ ہم اپنی مہمان نوازی کے خلق کو انفرادی طور پر بھی بڑھائیں اور اجتماعی طور پر بھی ایسا منظم کریں کہ اس کے نتیجے میں آئندہ صدیوں میں جو پھیلے ہوئے تقاضے ہیں ان کو ہم بہترین رنگ میں پورا کرنے والے ہوں۔

(از خطبہ 30- اگست 1996ء)

لندن میں محترم پروفیسر عبد السلام صاحب کا جنازہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے پڑھایا

حضرت صاحب نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دعا کی۔ جنازہ کو کندھا دیا

ڈاکٹر صاحب کا جسدِ خاکی اتوار کی صبح لاہور اور رات کو ربوہ پہنچے گا سوموار کو جنازہ اور تدفین ہوگی۔

لندن 22 نومبر 1996ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الفضل لندن میں جمعہ کے بعد نوبل انعام یافتہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا جنازہ پڑھایا۔ جس میں لندن میں موجود احمدیوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ حضرت صاحب نے خطبہ میں محترم پروفیسر صاحب کا ذکر خیر فرمایا اور احباب جماعت کو متوجہ فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو کئی نوبل انعام یافتہ افراد عطا کرے۔ حضرت صاحب نے محترم ڈاکٹر صاحب کی ذاتی زندگی کے بارے میں فرمایا کہ اگرچہ وہ اتنے بڑے انسان تھے اور خود بتایا کرتے تھے کہ فلاں ملک کا سربراہ مجھ سے یوں ادب و احترام سے ملتا ہے اور فلاں ملک کا سربراہ یوں ملتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ میں کسی قسم کے غرور یا تکبر کا شائبہ بھی نہیں تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا وہ اپنے تمام تر مقام کے باوجود امامت سے اتنا گہرا اطاعت اور عاجزی کا تعلق رکھتے تھے کہ میں حیران ہو جاتا تھا۔

حضرت صاحب نے جمعہ کے بعد بیت الفضل کے باہر تشریف لا کر محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا چہرہ آخری بار دیکھا۔ حضرت صاحب نے محترم ڈاکٹر صاحب کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دعا کی۔ اس کے بعد جنازہ پڑھایا۔ اس کے بعد جنازہ کو کندھا دے کر وین تک لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب کے جنازہ کی کارروائی احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو دکھائی گئی۔

ربوہ میں جنازہ کا وقت محترم ڈاکٹر صاحب کا جسد خاکی لندن سے اتوار کی صبح لاہور پہنچے گا۔ جس کے بعد رات گئے جنازہ ربوہ لے جایا جائے گا اور سوموار کی صبح دس بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں آپ کا جنازہ پڑھایا جائے گا۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئے گی۔

نکاح

○ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ تحریر فرماتے ہیں۔

عزیزم زبیر احمد صاحب سیٹھی مقیم لیویک جرمنی ابن مکرم اقبال احمد صاحب سیٹھی آف جہلم کا نکاح ہمراہ عزیزہ بین مبارک مقیم فرینکفورٹ جرمنی دختر مکرم مبارک احمد صاحب آف لندن مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے مورخہ 15- نومبر 96ء کو بیت الحمد جہلم میں 6000/- مارک حق مہر پر پڑھا۔ دوسرے دن بروز ہفتہ فرینکفورٹ میں رخصتی کی تقریب منعقد ہوئی اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک محمد اسلم اعوان کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان کی والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک پیر محمد صاحب اعوان آف جہلم (وفات یافتہ) 21 نومبر 1996ء بروز جمعرات دو روز علیل رہنے کے بعد وفات پاگئیں۔

ان کا جنازہ بیت الاقصیٰ میں بعد جمعہ مکرم مولانا منیر الدین صاحب ایم اے شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھایا۔ اسی روز لندن میں حضرت امام جماعت جماعت الرابع نے ان کا غائبانہ جنازہ پڑھایا۔ بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

24- نبوت 1375 ہش 24 - نومبر 1996ء

ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام کی رحلت

انسان جاہل ہو یا عالم- غریب ہو یا امیر- چھوٹا ہو یا بڑا ہو- اسے اپنی زندگی کا عرصہ گزار کر اس دنیا سے دوسری دنیا میں چلے جانا ہے- ہر نفس کا موت کو ذائقہ چکھنا ہے- انسان کسی کے متعلق کتنا ہی چاہے کہ وہ یہاں سے نہ جائے' جب اس کے جانے کا وقت آجاتا ہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا-

ہمارے محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام نوبل لارئیٹ بھی ہم سے جدا ہو گئے ہیں- وہ کچھ عرصہ سے علیل چلے آرہے تھے- لیکن اس دوران گاہے گاہے ان کی صحت بہتر بھی ہو جاتی تھی- البتہ پوری طرح صحت بحال نہ ہوئی اور وہ گزشتہ روز انگلستان میں اللہ کو پیارے ہو گئے- ان کے متعلق جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے- اس لئے کہ وہ صرف ایک فرد نہیں تھے بلکہ ایک ادارہ تھے- اور ادارہ بھی ایسا جس کے دل میں انسانیت کے لئے محبت کا جذبہ موجزن رہتا تھا اور وہ انسانیت کی خدمت میں شب و روز مصروف رہتے تھے- انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی زندگی گزاری جو کبھی بھلائی نہیں جاسکتی- اگرچہ وہ برصغیر پاک و ہند میں پیدا ہوئے اور چاہئے تو یہ تھا کہ ان کا اپنا وطن ان کی اس طرح قدر کرتا کہ وہ اپنی زندگی یہاں بسر کرتے اور یہاں سے ان کے علم کا نور ساری دنیا میں پھیلتا لیکن بوجوہ ایسا ممکن نہ ہو سکا- وہ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انگلستان سے واپس تو آئے لیکن یہاں زیادہ عرصہ نہ رہ سکے اور باقی زندگی انہوں نے یورپ میں بسر کی- یہ ٹھیک ہے کہ یہاں انہیں اتنی سہولیات میسر نہ آتیں جتنی یورپ میں آئیں اور کہا جاسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر انہیں وہاں لے گئی تاکہ وہ ساری دنیا کی خدمت کر سکیں اور سب سے زیادہ تیسری دنیا کی جو اپنی غربت کی وجہ سے دوسرے ممالک سے پیچھے ہے- انہوں نے اپنے علم کو نہ صرف فروغ دیا بلکہ اس طرح تقسیم کیا کہ دنیا بھر کے لوگ ان سے استفادہ کرتے رہیں- پاکستان اور تیسری دنیا کے ممالک کو خاص طور پر زیادہ حصہ ملا- انہوں نے سائنس کی دنیا میں اپنا نام بھی پیدا کیا اور نوبل انعام حاصل کرنے کی وجہ سے پاکستان کو بھی چار چاند لگا دئے- یہ بھی ہو سکتا تھا کہ یورپ میں رہنے کی وجہ سے وہ یورپ ہی کی شہریت لے لیتے لیکن پاکستان سے پیار کی وجہ سے انہوں نے ایسا کبھی نہ کیا- جسمانی طور پر پاکستان سے باہر رہے لیکن ہم خوب جانتے ہیں کہ ان کا دل پاکستان سے اس طرح منسلک تھا گویا کہ وہ پاکستان ہی میں ہیں-

جیسا کہ دنیا بھر کے دانشوروں اور سائنس دانوں نے کہا ہے کہ ان کی وفات سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے اور عام طور پر تو یہی کہا جا رہا ہے کہ اس خلاء کو پر کرنا آسان نہ ہو گا لیکن خدا تعالیٰ جو تمام قدرتوں کا مالک ہے وہ ڈاکٹر عبدالسلام سے بڑھ کر بھی دماغ پیدا کر سکتا ہے- اور یہ کہتے ہوئے ہمیں حضرت امام جماعت الثالث کی وہ بات یاد آتی ہے جو آپ نے ربوہ کے ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کہی تھی کہ مجھے ایک سلام نہیں بلکہ دس ہزار سلام چاہئیں- اللہ تعالیٰ کے لئے یہ بات کسی رنگ میں بھی ناممکن نہیں کہ وہ ایک سلام کو ہم سے لے کر ہمیں دس ہزار سلام مہیا کر دے- اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک بہت بڑی تعداد نے ڈاکٹر سلام صاحب کی طرف دیکھ کر اپنے سائنسی علوم کو فروغ دینے کی کامیاب کوششیں کی ہیں- ان کی وجہ سے اور ان کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے ہزاروں لوگوں نے سائنس کا مطالعہ کیا اور اپنے سائنسی علوم کو فروغ دیا- یہ فروغ ہمیشہ ان کی یاد دلاتا رہے گا- ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی رہیں گی-

حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک ایسی ہستی تھے جو نہ صرف خود آگے بڑھتے تھے بلکہ اوروں کو آگے بڑھانے کا باعث بنتے تھے- ان کے دل میں شدت سے یہ خواہش موجود رہتی تھی کہ انسانی زندگی کو بہتر سے بہتر بنایا جائے اور اسی لئے انہوں نے خاص طور پر تیسری دنیا کے لوگوں کی طرف توجہ دی اور ہزاروں آدمیوں کو انہوں نے سائنس کی طرف اس طرح متوجہ کیا کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر ایک چمکدار ستارہ بن گئے اور پھر ان کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو بھی توجہ پیدا ہوئی-

پس سائنس اور ٹیکنالوجی کا یہ سارا فروغ ہمیشہ ڈاکٹر سلام کی یاد دلاتا رہے گا- اور ڈاکٹر سلام کے لئے دل سے دعائیں نکلتی رہیں گی اور ان کی مثال کو سامنے رکھ کر بہت سے لوگ آگے بڑھنے کا حوصلہ پائیں گے اور خدا کرے کہ ان میں سے بہت سے لوگ ڈاکٹر سلام جیسے بن سکیں- بلکہ ہم تو یہ بھی کہیں گے کہ ڈاکٹر سلام سے بھی آگے بڑھ جائیں- ان سے آگے بڑھ جانا بھی انہیں کے لئے داد و تحسین کا باعث ہو گا کیونکہ دوسروں کے آگے بڑھنے میں انہیں کا ہاتھ ہو گا-

پس ڈاکٹر سلام صاحب اگرچہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں لیکن ان کی مثال ہمارے سامنے رہے گی اور ان کی یاد ہمارے دل سے ان کے لئے دعاؤں کا باعث بنے گی- اللہ تعالیٰ انہیں ان کی انسانی خدمات کی بہترین جزا عطا فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو اس بے پناہ صدمے کو برداشت کرنے کی طاقت عطا کرے اور ان کے شاگردوں کو آگے سے آگے بڑھتے ہوئے ڈاکٹر سلام کا نام روشن کرنے کی توفیق دے-

ہم اپنے نوجوان سائنسدانوں کو حضرت امام جماعت الثالث کی خواہش کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں اس بات کی تلقین کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے علم کو سائنسی علوم کے فروغ کا باعث بنائیں اور نہ صرف خود اس سے فائدہ اٹھائیں بلکہ بنی نوع انسان کو بہتر سے بہتر زندگی بسر کرنے کے مواقع مہیا کریں-

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں یورپی ممالک میں سائنس کی تعلیم کے بہتر مواقع ہیں ہم اپنے نوجوانوں کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہیں گے کہ وہ ہر ممکن کوشش کر کے ایسے اداروں سے رابطہ پیدا کریں اور ان میں داخلہ لے کر تعلیم حاصل کریں اور تعلیم کے حصول کے بعد واپس اپنے اپنے ملک میں آکر اپنے ملک کے شہریوں کو اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں- محترم ڈاکٹر سلام بھی ساری عمر یہی کچھ کرتے رہے اور ان کے بعد دوسرے لوگ بھی جو ایسا ہی کریں گے ڈاکٹر سلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کے درجات کو بلند کرنے کا باعث بنیں گے اور اپنے لئے بھی ایک مثالی مقام پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث بنیں گے-

خدا کرے کہ وہ ڈاکٹر سلام جیسے کئی سلام ہمیں عطا کرے- صرف ہمیں کو نہیں بلکہ ساری دنیا کو- اے خدا تو ایسا ہی کر- آمین-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

اولاد کی تربیت

پہلی غلطی اولاد کی تربیت میں جو والدین سے سرزد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ گو وہ دل سے چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو نقص اور عیب سے بچائیں مگر خود پوری پوری احتیاط نہیں کرتے اور اپنا نمونہ اور عمل ان کے سامنے اچھا پیش نہیں کرتے جس کی وجہ سے وہ خود بچوں کو جھوٹ سکھانے کا موجب ہو جاتے ہیں مثلاً بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ والدین کوئی چیز گھر میں لاتے ہیں بچہ بیمار ہوتا ہے اس کو کھلانے میں نقصان کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے جب وہ مانگتا ہے تو کہہ دیتے ہیں وہ چیز تو گھر میں آئی ہی نہیں حالانکہ بچے کو اس کی خبر ہو چکی ہوتی ہے گو وہ اپنے ذہن میں سمجھ لیں کہ ہم نے جھوٹ نہیں بولا کیونکہ بچہ کا فائدہ کر رہے ہیں مگر اس میں کیا شک ہے کہ وہ جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اور در پردہ بچے کو جھوٹ کی تعلیم دے رہے ہوتے ہیں یا پھر بعض دفعہ وہ انکار تو نہیں کرتے مگر یہ کہہ دیتے ہیں ہم نے وہ چیز کھا لی ہے حالانکہ بچہ خوب جانتا ہے کہ انہوں نے ابھی کھائی نہیں یا کہہ دیتے ہیں کہ وہ چیز تو کوئی اٹھا لے گیا ہے یا ضائع ہو گئی حالانکہ بچہ جانتا ہے کہ نہ کوئی اٹھا لے گیا اور نہ وہ ضائع ہوئی وہ چیز واقع میں آئی اور والدین نے اس سے چھپ کر کھائی جسے اس نے چلمن کے پیچھے سے دیکھا ہوتا ہے اس طرح وہ ماں باپ سے جھوٹ بولنے کا سبق سیکھتا ہے اور اس کے دل میں اس عیب کی کوئی اہمیت نہیں رہتی اور جھوٹ بولنے لگ جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خواہ زبانی میرے ماں باپ مجھے منع کرتے ہیں مگر موقع پر وہ خود بھی جھوٹ بول لیتے ہیں اس لئے یہ کوئی بری بات نہیں ہے۔

اسی طرح ایک اور عیب چوری ہے میرے نزدیک چوری جھوٹ سے بھی زیادہ دیانت داری کے ساتھ ماں باپ بچوں کو سکھاتے ہیں اور گویا خصوصیت سے بچوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں مثلاً بعض دفعہ ماں باپ ایک چیز بچے کو نہیں دینا چاہتے لیکن اس کے اصرار کی وجہ سے اس کو دے دیتے ہیں اور پھر نظر بچا کر اس سے چھپا لیتے ہیں بے شک ان کا یہ فعل اخلاقاً چوری نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ وہ ان کی اپنی چیز ہے جسے وہ بچے کو نہیں دینا چاہتے اور نظر بچا کر اٹھا لیتے ہیں مگر اس سے بچوں کے اندر اس بات کی حس پیدا ہو جاتی ہے کہ ایسا بھی کیا جا سکتا ہے اور پھر وہ بھی کوشش کرنے لگ جاتے ہیں کہ ہم بھی چیز چھپائیں تو ماں باپ کی اس روش کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ جھوٹ سے بڑھ کر نہایت سے آسانی سے چوری کی عادت ان سے سیکھ لیتا ہے الغرض پہلا طریق جو بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ماں باپ ایسا طریق اختیار نہ کریں اور اپنے افعال کو ایسے رنگ میں بچے کے سامنے پیش نہ کریں کہ جس سے بچے کے ذہن میں بدافعال کی طرف توجہ پیدا ہو۔

تمباکو نوشی

حضرت امام جماعت الثانی نے 1940ء میں فرمایا:۔

علاوہ اس کے کہ حقہ نوشی تمام بداخلاقیوں کا منبع ہے اور اس سے انسان پست ہمت اور دوسروں کا غلام بن جاتا ہے۔ اس کی عادت سے بہت سے امراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ حقہ اعصاب کو نقصان پہنچاتا ہے دمہ رعشہ اور بیسیوں بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ پس دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ تمباکو پینے سے بچنا چاہئے کیونکہ یہ علاوہ بہت سی بداخلاقیوں کے صحت کی خرابی کا بھی موجب ہے۔ احمدیہ چوک اور ہمارے بازاروں میں حقہ نہیں ہونا چاہئے ہمارے کارکنوں کو سختی کے ساتھ اس امر کی نگرانی کرنی چاہئے۔ مجھے افسوس ہے کہ ہمارے بازاروں میں دکانوں پر حقہ پیا جاتا ہے۔ حضرت صاحب کے زمانے میں ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص کی نسبت آپ کو اطلاع دی گئی کہ وہ ہر وقت مہمان خانہ میں بیٹھا حقہ پیتا رہتا ہے۔ آپ نے اس کو فوراً نکال دیا۔ کہاں یہ بات کہ حقہ پینے والے کو حضرت صاحب مہمان خانے سے نکال دیں۔ یہ کہ اب ہمارے چوک اور بازاروں میں بھی حقہ پیا جاتا ہے۔ اگر کارکنوں سے غفلت ہوئی تھی تو جماعت کے دوسرے دوستوں کا فرض تھا کہ وہ دکانداروں سے جن کی دکانوں پر حقہ پیا جاتا ہے یا سگرٹ فروخت کئے جاتے ہیں سودا لینا بند کر دیتے۔ اول تو کارکنوں کے اندر اس نقص کو دور کرنے کا احساس پیدا ہونا چاہئے تھا۔ اگر ان میں نہیں ہوا تھا تو دوسرے لوگوں کا فرض تھا کہ وہ ان کو یاد دلاتے۔ عام لوگوں کو حقہ پینے سے جبراً نہیں روک سکتے۔ مگر یہ چونکہ صحت کو خراب کرتا ہے اس لئے ہم اپنے طالب علموں پر جبر بھی کر سکتے ہیں۔ اس وقت تک بہت سے لوگوں نے میری نصیحت پر حقہ چھوڑ دیا ہے۔ اور ہر طبقہ کے لوگوں نے چھوڑا۔ چھوٹوں نے بھی اور بڑوں نے بھی۔ امراء نے بھی اور غرباء نے بھی۔ امید ہے کہ بقیہ لوگ بھی اس بات کو چھوڑ دیں گے۔"

اس ارشاد کے سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ اگرچہ بعض باتوں کی تلقین کرنا زیادہ تر کارکنوں کا کام ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر ہم کسی برائی کو شروع ہوتے یا پھیلتے دیکھیں تو جماعت کے افراد اس کی طرف سے بے توجہگی کا اظہار کریں۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ کارکن لوگوں کو روکنے پر توجہ نہیں دے سکے۔ تو جماعت کے افراد کو چاہئے تھا کہ وہ اس سلسلے میں کوئی قدم اٹھاتے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کل تو تمباکو نوشی کے خلاف جہاد کی صورت میں بھی دنیا عمل کر رہی ہے اور مختلف جگہوں کا تعین کر دیا ہے کہ فلاں فلاں جگہ پر تو ہرگز تمباکو نوشی نہیں کرنی چاہئے۔ ٹی۔ وی پر بھی دیکھا ہوگا کہ اگرچہ اشتہارات تو آتے ہیں لیکن ہر ایسے اشتہار کے دیکھنے والوں کو حکومت کی طرف سے یہ بتایا جاتا ہے کہ سگرٹ نوشی صحت کے لئے مضر ہے۔

جس وقت حضرت صاحب نے شروع شروع میں یہ ارشاد فرمایا تھا ہمیں یاد ہے کہ متعدد لوگوں نے فوری طور پر تمباکو نوشی سے ہاتھ کھینچ لیا تھا۔ بعض ایسے بزرگ بھی ہمارے سامنے ہیں جو ویسے تو ساری عمر حقہ پیتے رہے اور بڑے اہتمام کے ساتھ حقہ پیتے رہے لیکن حضرت صاحب کے اس ارشاد کے بعد انہوں نے فوری طور پر تمباکو نوشی ختم کر دی۔ ایک بزرگ کے متعلق ہمیں ذاتی طور پر علم ہے کہ انہوں نے جب یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ حقہ نہیں پینا۔ ایک سگرٹ سلگائی آدھی پی آدھی ڈبیا میں رکھ لی اور اس کے بعد نہ کبھی اس سگرٹ کی طرف دیکھا۔ نہ کسی اور صورت میں تمباکو نوشی کی۔

پس تمباکو نوشی بری چیز ہے بری عادت ہے۔ اس سے چھٹکارا حاصل کر لینا چاہئے۔ اگر ہم ان دو باتوں کو سامنے رکھیں کہ صحت کے لئے بھی مضر ہے اور حضرت امام جماعت الثانی کا بھی ارشاد ہے کہ تمباکو نوشی نہ کی جائے تو ہمارے خیال میں تمباکو نوشی کا چھوڑنا کوئی ایسا مشکل کام بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ایسی باتوں پر بلا تاخیر عمل کر کے اپنی زندگیوں کو بہتر بنائیں۔

ایک اچھی بات

جب انسان بدی سے پرہیز کرتا ہے اور نیکیوں کے لئے اس کا دل تڑپتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی دستگیری کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دارالامان میں پہنچا دیتا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

اخلاقی دیانت کا مفہوم

اخلاقی دیانت کے معنے یہ ہیں کہ باوجود اس کے کہ اپنے قول کی پچ کرنے پر تم کو نقصان پہنچتا ہے۔ اپنے قول کی پچ کرتے ہوئے نقصان اٹھا کر بھی اپنے قول کو پورا کرو اور اسے ضائع نہ ہونے دو ایک قصہ مشہور ہے جو گو ہماری ہی قوم کا ہے مگر افسوس ہے کہ ہماری روائتیں بھی ہمارے ذریعے محفوظ نہیں بلکہ انگریزوں کے ذریعے محفوظ ہیں جب ہم مدرسہ میں پڑھا کرتے تھے اس وقت ریڈروں میں ایک یوسف ہسپانوی کا قصہ آتا تھا جو اخلاقی دیانت کی بہترین مثال ہے یوسف سپین کا ایک مشہور تاجر اور رئیس تھا ایک دفعہ کسی شخص نے اس کے اکلوتے لڑکے کو قتل کر دیا یوسف کو اس کا علم نہیں تھا کہ اس کا لڑکا مارا گیا ہے پولیس اس قاتل کے پیچھے بھاگی اور وہ قاتل آگے آگے بھاگا دوڑتے دوڑتے وہ شخص اس مکان کے اندر آ گیا جہاں یوسف رہتا تھا اور اس سے کہنے لگا کہ مجھے پناہ دو پولیس میرے تعاقب میں آ رہی ہے اسے معلوم نہ تھا کہ میں نے اس شخص کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور یوسف کو بھی معلوم نہ تھا کہ یہ میرے بیٹے کا قاتل ہے عربوں کا یہ ایک خاص قومی کیریکٹر ہے کہ جب ان کے گھر میں کوئی شخص آ کر ان سے پناہ کا طلب گار ہو تو وہ انکار نہیں کر سکتے اور اسے ضرور پناہ دے دیتے ہیں یوسف نے بھی کہا کہ بہت اچھا تم میری پناہ میں ہو تھوڑی دیر کے بعد پولیس والے آئے اور انہوں نے پوچھا کہ یہاں کوئی شخص دوڑتے دوڑتے آیا ہے وہ ایک شخص کا [illegible] ہے اور ہم اسے گرفتار کرنا چاہتے ہیں یوسف نے کہا کہ یہاں تو کوئی نہیں دراصل یوسف نے اسے ادھر ادھر کہیں کھسکا دیا تھا اس طرح اس نے اپنی بات بھی سچی کر لی اور واقعہ بھی ظاہر نہ ہونے دیا چنانچہ پولیس واپس چلی گئی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ نوکر اس کے لڑکے کی لاش اٹھا کر پہنچ گئے اور انہوں نے کہا کہ اسے ابھی کسی شخص نے قتل کر دیا ہے وہ اپنے لڑکے کی لاش دیکھتے ہی ساری حقیقت سمجھ گیا اور بھانپ گیا کہ جس شخص کو میں نے پناہ دی ہے وہ ہی میرے لڑکے کا قاتل ہے مگر اس کے اندر کوئی لغزش پیدا نہ ہوئی اور اس نے پھر بھی پولیس کو نہ بتایا کہ جس شخص نے میرے بیٹے کو قتل کیا ہے اس کو میں نے فلاں جگہ چھپا رکھا ہے جب لوگ ادھر ادھر ہو گئے تو وہ اس شخص کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ جس شخص کو تم نے مارا ہے وہ میرا اکلوتا بیٹا ہے مگر چونکہ میں تم کو پناہ دینے کا وعدہ کر چکا ہوں اس لئے میں تجھے کچھ نہیں کہتا بلکہ میں خود تجھے بھاگنے کا سامان دیتا ہوں یہ میری اونٹنی لے اور یہ سامان اس پر لاد اور یہاں سے کسی دوسری طرف کو نکل جا چنانچہ وہ اونٹنی پر سوار ہوا اور بھاگ کر کسی اور علاقے کی طرف نکل گیا۔ یہ اخلاقی دیانت ہے اس میں اس کا اپنا کوئی فائدہ نہیں بلکہ نقصان تھا مگر چونکہ وہ قول دے چکا تھا اور اس میں کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی بھی نہیں تھی اس لئے اس نے اپنا قول نہ چھوڑا اور گو دوسرے شخص نے اس کے اکلوتے بیٹے کو مار دیا تھا مگر پھر بھی اس کی جان کو بچا دیا۔

(از خطبہ 17۔ فروری 1939ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالمومن

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی یاد میں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے دور میں شائد ہی کوئی احمدی ایسا ہو جس نے آپ کی قبولیت دعا کا نشان نہ دیکھا ہو میرے لئے بھی یہ بات حق الیقین تک پہنچ گئی تھی اس سلسلہ میں بعض روایات درج کر رہا ہوں۔

خاکسار جب 1946ء میں بحریہ سے چھٹی پر تھا۔ ایک مخلص احمدی جن کا نام محمد زین الدین تھا اور رشتہ میں میرے خالو تھے انہوں نے اپنے ساتھ گزرنے والا ایک واقعہ مجھے سنایا۔ ان کا کاروبار یہ تھا کہ وہ سیلون کو ٹیکسٹائل برآمد کیا کرتے تھے غالباً 1944ء کی بات ہے انہوں نے معمول کے مطابق اپنا مال گڈز ویگن میں بھرا اور جنوبی ہندوستان کی ایک چھوٹی بندرگاہ دھنشکوڑی میں پہنچایا۔ وہاں پہنچنے پر بندرگاہ کے افسران نے کہا کہ جنگ کی وجہ سے انڈیا اور سیلون کے درمیان جہاز رانی بند کر دی گئی ہے اور چھوٹے جہاز جنگی نظام کے لئے طلب کر لئے گئے ہیں للذا اپنا سامان واپس لے جاؤ۔ اس صورت میں ان کا سرمایہ پھنس جاتا تھا اور کاروبار ٹھپ ہو جاتا تھا۔ اس لئے وہ گھبرا گئے اور وہیں سے ایک ٹیلی گرام حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں ارسال کیا جس میں یہ ماجرہ لکھ دیا۔ اگلے دن گھر پہنچے تو گھر پر ٹیلی گرام کا جواب ان الفاظ میں آیا۔

Your Commodities have reached in cylon

یعنی "آپ کا سامان سیلون پہنچ گیا ہے"

ٹیلی گرام ملتے ہی آپ واپس بندرگاہ گئے وہاں کے افسران نے آپ کو دیکھتے ہی مبارک باد دی اور کہا کہ ایک آخری جہاز جو سمندر میں تھا جس کا ہمیں علم نہیں تھا جیسے ہی جہاز بندرگاہ سے لگا ہم نے سامان لاد دیا اب وہ سامان سیلون پہنچ گیا ہے۔

دوسری روایت میرے والد صاحب کی بیان کردہ ہے۔

1947ء میں جب میں چھٹی پر کیرالہ گیا تو ایک دن میرے والد صاحب نے یہ چاہا کہ مجھے تنہائی میں یہ واقعہ سنائیں چنانچہ وہ مجھے ایک طرف لے گئے اور قبول احمدیت کا واقعہ سنایا جو یہ تھا۔

جب میں نے احمدیت قبول کی تو گھر والوں کی سخت مخالفت ہوئی اور دینی مدرسہ جس میں میں تعلیم حاصل کر رہا تھا سے نکال لیا اور گھر میں بند کر دیا۔ میرے ہاتھ میں جو رقم تھی وہ لے کر گھر کو ہمیشہ کے لئے خیر آباد کہا اور قادیان کے لئے روانہ ہو گیا۔ راستہ میں رقم کی کمی کی وجہ سے بہت تکالیف اٹھائیں۔ آخر جب قادیان پہنچے تو سیدھے بیت الذکر میں گئے اور لوگوں سے دریافت کیا کہ حضرت بانی سلسلہ کہاں ہیں ان کو بتایا گیا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ اتنا کہہ کر والد صاحب خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد جب طبیعت سنبھلی تو مجھے بتایا کہ پھر کچھ عرصہ میں قادیان رہ کر واپس آگیا۔ واپس آنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ حضرت بانی سلسلہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ساتھ ساتھ کھڑے ہیں حضرت بانی سلسلہ کا جبہ عربی عبارت سے بھرا ہوا ہے۔ اس خواب کے بارہ میں والد صاحب نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تسلی دی کہ اگر تم حضرت بانی سلسلہ کو نہیں دیکھ سکے تو تم نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو تو دیکھ لیا ہے اس سے مجھے یہ سمجھ آئی کہ حضرت مرزا بشیر الدین عظیم آسمانی شخصیت ہیں۔

اب میں حضرت صاحب سے اپنے ذاتی تعلق میں لکھتا ہوں۔

نومبر 1949ء میں میں حضرت امام جماعت ثانی سے ملنے ربوہ گیا اور دومنٹ حضرت صاحب سے ملنے کی اجازت چاہی۔ چنانچہ ملاقات پر جیسے ہی میں نے مصافحہ کیا آپ نے سوال کیا کہ کیسے آنا ہوا؟ میرے دل میں جو بات تھی وہ میں نے پیش کر دی میں نے کہا کہ پینگاڑی کے لوگ بہت نیک اور اچھے ہیں ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے آپ ان کے لئے دعا کریں۔ حضرت صاحب یہ سن کر بہت خوش ہوئے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور پوچھا کہ خود کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا نیوی میں سیلر ہوں اگلا سوال یہ کیا کہ کہ پروموشن کہاں تک ہو سکتی ہے میں نے کہا کہ لیفٹیننٹ کمانڈر تک۔ ان دنوں نیوی کی وسعت کے لحاظ سے یہ پروموشن بہت کم لوگوں کو ملتی تھی۔ اتنے میں ٹائم ختم ہو گیا اور میں چلا آیا ابھی میں ربوہ میں ہی تھا کہ چند دن بعد افریقہ کے ایک پرانے مربی مہمان خانہ میں میرے بارہ میں دریافت کر رہے تھے کہ اس نام کا آدمی نیوی کا کوئی آیا ہوا ہے اتہ پتہ پوچھ کر میرے سامنے پہنچے اور یہ معلوم کرنے کے بعد کہ میں نے حضرت صاحب سے ملاقات کی ہے تو مجھ سے کہا کہ حضرت صاحب نے مجھے کہا ہے کہ اس نام کا لڑکا ربوہ آیا ہوا ہے اس کو کہو کہ مولانا محمد صادق سماٹری صاحب جو مربی بن کر سنگاپور جا رہے ہیں ان کی الوداعی تقریب کی دعوت میں وہ شامل ہو میں حیران تو ہوا لیکن میں نے سوچا کہ اور بھی بہت سے نوجوان ہوں گے مگر جب میں شامل ہوا تو میری عمر کا میں اکیلا ہی تھا۔ حضرت صاحب کے اردگرد رفقاء بیٹھے تھے ایک طرف حضرت مفتی محمد صادق صاحب تھے اور دوسری طرف مولانا محمد صادق صاحب تھے۔

یہ میرا حضرت صاحب سے ذاتی تعارف تھا جس نے میرے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے کھول دیئے۔

حضرت صاحب کی دعا کے عین مطابق میں لیفٹیننٹ کمانڈر بن کر ریٹائر ہوا۔

ڈیفنس سروس میں ہونے کی وجہ سے کیرالہ جانا تقریباً ناممکن ہو گیا تھا 1954ء میں آخری بار مجھے دو ہفتہ کے لئے کیرالہ جانے کی اجازت ملی اس وقت میں چھبیس (26) سال کا ہو چکا تھا وہاں پر شادی کا مسئلہ مشکل نظر آیا مولوی بی عبداللہ صاحب ایچ اے جو جنوبی ہندوستان اور سیلون کے مربی تھے اور میری والدہ کے خالہ زاد بھائی تھے انہوں نے میرے ساتھ کافی دیر تک اس موضوع پر بات کی کہ اگر نکاح کر کے تمہارے ساتھ کسی کو بھیجوں تو وہ واپس نہیں آسکے گی اور تم یہاں آکر رہ نہیں سکتے چنانچہ بغیر کسی حل کے میں اس کا احساس اپنے دل میں رکھ کر واپس آگیا آخر کار 1956ء میں مجھے یہ تدبیر سوجھی کہ تمام ذاتی مسائل خدا تعالیٰ کے آگے رکھ کر اسی سے پوچھوں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے کیونکہ پاکستان میں نہ کوئی رشتہ دار تھا نہ گھربار نہ معقول آمدنی نہ کوئی جمع شدہ رقم اور نہ ہی اپنے ملک واپس جا سکتا تھا۔ اس صورت میں کچھ وقت کے لئے تنہائی اختیار کر کے خدا تعالیٰ کے آگے یہ باتیں رکھ کر دعا کی کہ ان حالات میں تو خود مجھے سمجھا کہ میں کیا کروں۔ کہاں رشتہ کروں۔ ڈیڑھ ماہ گزرا تو اچانک مجھے ایک ٹیلگرام ملا جو کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طرف سے تھا جس میں لکھا تھا۔

Come for Marriage

یعنی شادی کے لئے آؤ۔

میں حضرت مفتی صاحب کو اسی طرح جانتا تھا جس طرح جماعت جانتی تھی اس ٹیلی گرام کے پڑھتے ہی مجھے اپنے بچپن کی ایک بات یاد آگئی۔ اور وہ یہ تھی کہ بچپن میں میں نے والدین سے دریافت کیا کہ میں نے اس علاقہ میں کسی کا نام عبدالمومن نہیں سنا آپ کو یہ نام کہاں سے ملا؟ تو انہوں نے مجھے بتایا کہ 1927ء کے آخر میں حضرت مفتی صاحب مالابار میں دعوت الی اللہ کے مشن پر تشریف لائے تو انہوں نے رسمی طور پر بال بچوں کا حال دریافت فرمایا اور اس جواب پر کہ بچہ ہونے والا ہے خود ہی کہا کہ جب بچہ ہو تو نام عبدالمومن رکھنا اس طرح میرا نام عبدالمومن ہوا۔

حضرت مفتی صاحب کے ٹیلی گرام اس طرح اچانک آ جانے سے میں قبولیت دعا پر بہت ہی حیران تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے خیال کی درستی اس طرح کی کہ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام جماعت الثانی کی طرف سے میرے نام خط آیا جس کو میں نے پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ ہم نے جو دعائیں تمہارے لئے کی ہیں وہ اللہ نے قبول کی ہیں" اس خواب سے میرا یہ تاثر حق الیقین تک پہنچ گیا کہ میرے لئے حضرت صاحب کی دعاؤں کی قبولیت کا نشان ہے جو ظاہر ہوا۔

اس ٹیلی گرام کے بعد ایک نیا مرحلہ پیدا ہو گیا کہ پیسہ تو ہے نہیں۔ شادی کیسے کروں۔ اس لئے نئے سرے سے پھر خدا تعالیٰ کے دربار میں حاضری دینے کا سوچا تقریباً ایک ہفتہ کے بعد مجھے اچانک محکمہ کی طرف سے اطلاع ملی کہ تمہیں 9 ماہ کی ٹریننگ کے لئے امریکہ جانا ہے تیاری کرو لیکن ساتھ ہی خواب میں 14 ماہ رہنے کا اشارہ ملا۔ چنانچہ میں 14 ماہ ہی رہ کر واپس آیا۔ اس عرصہ میں جو الاؤنسز ڈالر کی شکل میں ملے وہ میری سادہ شادی کے لئے کافی ہوئے۔

1957ء میں شادی کے بعد میں نے اپنی محترمہ ساس صاحبہ سے دریافت کیا کہ بغیر کسی سوال اور معلومات کے حضرت مفتی صاحب کی تسلی کیسے ہوئی۔ تو انہوں نے ایک خط نکالا جو کہ حضرت مفتی صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو لکھا تھا کہ عبدالمومن نام کا لڑکا جو نیوی میں ہے اور مالابار کا رہنے والا ہے اس کو میں اپنی بیٹی کا رشتہ دینا چاہتا ہوں۔ آپ کی کیا رائے ہے؟ اسی خط کے پیچھے حضرت صاحب کا ریمارکس تھا اچھی بات ہے میں جانتا ہوں مجھے ملنے آیا تھا اور اس کے بعد حضرت صاحب نے خاکسار کے بارہ میں ایک ذاتی رائے لکھی جو کہ کسی پرانے واقف کار کے بارہ میں ہی لکھی جا سکتی ہے۔ حضرت صاحب کا یہ ریمارک چھ سال قبل کی دومنٹ کی ملاقات کی بناء پر تھا۔ پھر میں نے اپنی محترمہ خوش دامن صاحبہ سے دریافت کیا کہ آپ کو کیسے تسلی ہوئی تو انہوں نے اپنی خواب سنا دی اس کے بعد میں نے اپنی اہلیہ سے پوچھا کہ آپ کو کیسے تسلی ہوئی تو انہوں نے اپنی تین خوابیں سنا دیں اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی دعاؤں سے یہ مسئلہ حل ہوا۔

یہ بھی لکھنا مناسب سمجھتا ہوں کہ شادی کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طرف سے حضرت مفتی صاحب کی بیگم صاحبہ کے نام ایک خط آیا جس میں لکھا تھا کہ اگر میں نے لاہور نہ جانا ہوتا تو شادی میں خود شرکت کرتا نیز اس خط کے ساتھ ایک معقول رقم کا تحفہ بھی تھا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی قبولیت دعا کی روایات ہم اپنے زمانہ میں کثرت سے سنا کرتے تھے یہ قبولیت دعا کے واقعات ایک صاف رنگ رکھتے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ نے جو باتیں بیان فرمائی ہیں آپ اس کے عین مطابق تھے۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

بقیہ صفحہ 5

زانو پر تھا اور دونوں پاؤں شیخ بدرالدین غزنوی کی آغوش میں "سیر الاقطاب" میں ہے کہ وصال سے کچھ دن پہلے عید کے دن عید کی نماز پڑھ کر سواری میں واپس آرہے تھے۔ کہ ایک جگہ ٹھہر گئے۔ لوگوں نے پوچھا آپ کس فکر میں ہیں فرمایا۔ "مجھے اس زمین سے عشق کی بو آتی ہے" اسی وقت زمین کے مالک کو بلوایا اور اس کی قیمت ادا کر کے اس زمین کو خریدا۔ اسی زمین پر آپ کا روضہ مبارک واقع ہے۔

صاحب "سیر الاقطاب" نے آپ کے خلفاء کی تعداد 26 بتائی ہے جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:-

شیخ فرید الدین گنج شکر" شیخ برہان الدین بلخی سلطان شمس الدین التمش سلطان نصیر الدین غازی شیخ بدرالدین موئے تاب شاہ خضر قلندر اور شیخ نجم الدین قلندر وغیرہم حضرت خواجہ قطب الدین کی تصانیف میں ان کا ایک دیوان ہے جو مطبع نولکشور سے طبع ہو چکا ہے دوسرے آپ کے ملفوظات ہیں جو بابا فرید گنج شکر نے فوائد السالکین کے نام سے جمع کئے تھے یہ مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوئے ہیں۔

(بزم صوفیہ ص 59)

(ہفت روزہ "لاہور" 16- نومبر 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابوطاہر فارانی

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ ترکستان کے ایک قصبہ اوش (ماوراء النہر) میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا اسم گرامی سید کمال الدین تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب سولہ واسطوں سے حضرت امام حسینؓ سے جا ملتا ہے آپ ابھی ڈیڑھ سال کے تھے کہ آپ کے والد ماجد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مولانا ابو الحفص سے حاصل کی اور ریاضتوں اور مجاہدوں میں مشغول رہنے لگے جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی اوچ تشریف لائے تو آپ نے ان کی بیعت کی "دلیل العارفین" میں ہے کہ آپ اپنے مرشد حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے ساتھ خراسان سے ہندوستان تشریف لائے۔ پھر آپ کو حضرت خواجہ اجمیریؒ نے دہلی جانے کا حکم دیا۔ آپ ملتان ہوتے ہوئے دہلی پہنچے دہلی میں اس وقت سلطان التمش کا زمانہ تھا۔ اس نے آپ کا نہایت شاندار استقبال کیا آپ نے شہر سے باہر کیلو کھری میں سکونت اختیار کی۔ التمش ہفتے میں دو بار بڑی عقیدت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ شیخ الاسلام جمال الدین محمد بسطامی کی وفات کے بعد التمش نے شیخ الاسلام کے عہدے پر آپ کا تقرر کرنا چاہا مگر آپ نے انکار کر دیا آپ کے انکار پر شیخ نجم الدین صغریٰ کو اس خدمت پر مامور کیا گیا (سیر العارفین ص21)

جب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے دہلی میں شمع رشد وہدایت روشن کی تو دہلی کے عوام و خواص پروانہ وار آپ کے حلقہ عقیدت میں داخل ہونے لگے آپ پر عموماً استغراق اور محویت کی کیفیت طاری رہتی تھی۔ "اخبار الاخیار" میں ہے۔ کہ نہایت استغراق داشت دریا و مولٰی چوں کسے بہ زیارت آمدے زمانے باستے تا بخود باز آمدے آں گاہ بایدہ مشغول شدے۔ اگر زحال خود باحال آئیند چیزے بگفتندے، بعدہ گفتی مرا معذور دارو باز بحق مشغول شدے۔" (ص25)

یاد دوست میں استغراق

"سیر الاولیاء" میں ہے کہ حضرت قطب الدین بختیارؒ کا ایک چھوٹا لڑکا وفات پا گیا۔ جب لوگ اسے دفنا کر واپس آئے تو آپ کی بیوی نے رونا شروع کر دیا رونے کی آواز سن کر آپ دیر تک افسوس فرماتے رہے شیخ بدر الدین غزنوی نے پوچھا یہ تاسف کیسا ہے؟ حضرت خواجہ قطب الدینؒ نے فرمایا کہ مجھے اس وقت خیال آیا کہ میں نے اس بچے کی زندگی کے لئے دعا کیوں نہ کی۔ اگر میں اس کی زندگی کے لئے دعا کرتا تو شاید بچ جاتا۔" خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی نے اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ سبحان اللہ دیکھو قطب عالم کا یاد دوست میں استغراق کس قدر تھا کہ بچے کی حیات یا موت کے متعلق بھی خیال نہ آیا۔" (ص49)

جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے آپ کے انکار کے بعد شیخ الاسلام کے عہدے پر شیخ نجم الدین صغریٰ کا تقرر ہوا تھا۔ شیخ نجم الدین حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے مرید اور حضرت خواجہ معین الدین اجمیری کے دوست تھے۔ لیکن حضرت خواجہ قطب الدین کو جو شہرت اور حسن قبول عوام و خواص میں حاصل تھا اسے دیکھ کر شیخ نجم الدین صغریٰ ایک قسم کا رشک بلکہ حسد رکھتے تھے۔

جب حضرت خواجہ قطب الدین نے دہلی سے اپنے پیرو مرشد کی خدمت میں خط لکھا اور اشتیاق ملاقات ظاہر کرکے اجمیر میں حاضری کی اجازت چاہی تو حضرت خواجہ اجمیرؒ خود چلے آئے اور لوگ ان کی ملاقات کے لئے پروانہ وار ٹوٹ پڑے مگر شیخ نجم الدین صغریٰ اس وقت بھی ملنے نہ آئے دوسرے یا تیسرے دن خود حضرت خواجہ اجمیریؒ ان کے گھر تشریف لے گئے اس وقت وہ اپنے گھر کے صحن میں چبوترہ بنوا رہے تھے خواجہ بزرگ جب ان کے گھر پہنچے تو وہ اس تپاک سے پیش نہ آئے جیسا کہ پیش آنا چاہئے تھا حضرت خواجہ اجمیریؒ نے ان کی سرد مہری دیکھ کر ان سے فرمایا۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام کے عہدے نے تمہارا دماغ خراب کر دیا ہے"۔

شیخ نجم الدین صغریٰ نے کہا۔ میں تو آپ کا ویسا ہی مخلص و معتقد ہوں لیکن آپ نے شہر میں ایک ایسا مرید چھوڑا ہے جو میری شیخ الاسلامی کو ذرہ برابر بھی نہیں سمجھتا آپ نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔

پریشان نہ ہو میں قطب الدین کو اپنے ساتھ اجمیر لئے جاتا ہوں"۔

جب آپ اپنی جائے قیام پر لوٹے تو آپ نے خواجہ قطب الدین بختیارؒ کاکی سے فرمایا۔

"بابا بختیار" تم ایک بار خلق میں اس قدر مشہور ہو گئے ہو کہ لوگوں نے تمہاری شکایت کرنی شروع کر دی ہے تم یہاں سے چلو اور اجمیر میں بیٹھ جاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ کسی ایک شخص کے دل میں بھی تمہارے لئے میل ہو۔ میں تمہارے سامنے کھڑا رہوں گا"۔

عوام کا اضطراب

"خواجہ قطب الدینؒ نے جواب دیا کہ "حضور میں تو خود ایک مدت سے ایسے موقع کی تلاش میں ہوں کہ آپ کے سامنے دست بستہ کھڑا ہوں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں بیٹھوں اور آپ کھڑے رہیں" پھر خواجہ اجمیری نے آپ کو اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ جیسے یہ خبر دہلی میں مشہور ہوئی لوگ آپ کی جدائی کے تصور سے بے تاب ہو گئے۔ میر خورد نے سیر الاولیا میں اس وقت کی بے چینی و بے قراری کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"اس مرتبہ شیخ قطب الدینؒ حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے ساتھ اجمیر روانہ ہوئے تمام اہل شہر سلطان التمش کے ساتھ ان کے پیچھے روانہ ہوئے جہاں شیخ قطب الدینؒ قدم رکھتے تھے لوگ اس جگہ کی خاک کو تبرکاً اٹھا لیتے تھے۔

حضرت خواجہ معین الدینؒ اجمیری نے جب لوگوں کا یہ حال دیکھا تو فرمایا بختیار تم یہیں رہو۔ کیونکہ لوگ تمہارے جانے سے سخت مضطرب و بیقرار ہیں میں ہرگز اسے پسند نہیں کرتا کہ اتنے دل خراب و کباب ہوں جاؤ میں نے اس شہر کو تمہاری پناہ میں چھوڑا" پھر سلطان شمس الدین التمش نے حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کی اور شیخ قطب الدینؒ بختیار کاکی کے ہمراہ خوش خوش شہر کی طرف روانہ ہوئے اور خواجہ معین الدین اجمیر کی طرف روانہ ہوئے (سیر الاولیاء ص54و55) حضرت شیخ قطب الدین بختیارؒ کاکی کی عبادت الٰہی میں مشغولیت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ سونا بالکل ترک کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ کبھی بستر نہ بچھاتے تھے 'ابتدائی زمانہ میں جب نیند کا غلبہ ہوتا تو کچھ دیر کے لئے اونگھ لیتے مگر آخر عمر میں یہ اونگھنا بھی ترک کر دیا تھا۔ بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کسی وقت سو جاتا ہوں تو تکلیف ہوتی ہے"

"فوائد المساکین" میں ہے۔ کہ یاد الٰہی میں استغراق کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی ملنے کے لئے آتا تو بہت دیر کے بعد ہشیار ہوتے برابر مراقبے میں رہتے نماز کے وقت آنکھ کھولتے اور غسل فرما کر تجدید وضو کرتے اور نماز ادا فرماتے' آخر عمر میں کلام مجید حفظ کیا۔

عطاء خلافت و سجادہ

حضرت خواجہ اجمیرؒ کی وفات سے کچھ دن پہلے بختیارؒ آپ کی زیارت کے لئے اجمیر شریف لے گئے اس موقعہ پر حضرت خواجہ بزرگ نے ان کو خلافت اور سجادہ خواجگان عطا کیا۔ صاحب اخبار الاخبار نے بحوالہ "دلیل العارفین" حضرت خواجہ بختیارؒ کاکی کی زبانی اس کی تفصیل یوں بیان کی ہے:۔

"جمعرات کے دن میں نے جامع مسجد اجمیر میں آپ کی پابوسی کی دولت حاصل کی اس موقع پر بہت سے درویش عزیز اور آپ کے مرید حاضر تھے۔ اتفاق سے اس مجلس میں ملک الموت کا ذکر چلا فرمایا۔ دنیا موت کے مقابلے میں ایک دانے کے برابر قیمت نہیں رکھتی۔" لوگوں نے پوچھا کیوں۔ فرمایا" موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے" پھر فرمایا کہ عارفین آفتاب کی طرح ہیں جو تمام عالم کو روشن بنائے ہوئے ہیں اور ان کے نور سے تمام عالم روشن ہے' پھر فرمایا اے درویشو! ہمیں اس جگہ لایا گیا ہے کہ یہ جگہ ہمارا مدفن ہو گی اور ہم چند روز میں اس دنیا سے سفر کریں گے۔ پھر آپ نے اپنے کاتب شیخ علی سنجری سے فرمایا کہ شیخ قطب الدین کے نام تحریر کرو کہ وہ دہلی جائیں ہم نے ان کو خلافت و سجادہ عطا کیا ہے دہلی ان کا مقام ہو گا" جب یہ تحریر مکمل ہو گئی تو وہ آپ نے مجھے عطا فرمائی اور فرمایا قریب آؤ" میں آپ کے قریب گیا۔ آپ نے دستار اور ٹوپی میرے سر پر رکھی اور حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کا عصا میرے ہاتھ میں دیا مجھے خرقہ پہنایا مصحف و مصلّٰی اور دوسری نعمتیں بھی مجھے بخشیں اور فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ کی وہ امانت تھی جو خواجگان چشت سے ہم کو ملی تھی ہم نے تم کو سونپی۔ تم اس کا ویسا ہی حق ادا کرو جیسا ہمارے خواجگان کرتے رہے تاکہ کل قیامت کے دن ہم اپنے خواجگان کے سامنے شرمندہ نہ ہوں میں قدم بوس ہوا۔ دو رکعت نماز ادا کی اس کے بعد آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف روئے مبارک اٹھا کر فرمایا جاؤ ہم نے تمہیں خدا کے سپرد کیا اور تم کو منزل پر پہنچا دیا" رخصت کرتے ہوئے فرمایا چار چیزیں نفس کا گوہر ہیں۔

اول یہ کہ فقیری میں بھی تونگر دکھائی دو۔

دوسرے یہ کہ بھوک میں بھی اپنے آپ کو سیر ظاہر کرو۔

تیسرے یہ کہ غم واندوہ میں بھی شادماں ہو اور چوتھے یہ کہ دشمنوں سے بھی دوستوں کا برتاؤ کرو۔

پھر فرمایا۔ "جہاں کہیں بھی جاؤ کسی کو آزار نہ پہنچاؤ۔ جہاں کہیں بھی رہو بے نفس ہو کر رہو" میں ملاقات کے بعد دہلی آیا اور وہیں رہنے لگا۔ ابھی چالیس روز بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ ایک آنے والے نے خبر دی کہ تمہارے روانہ ہونے کے بعد خواجہ بزرگ صرف بیس روز حیات رہے اور پھر رحمت حق میں پیوست ہو گئے"۔

(اخبار الاخبار ص26)

سماع سے رغبت

حضرت خواجہ بختیارؒ کاکی کو سماع سے بہت رغبت تھی۔ آپ نے سماع ہی میں وصال فرمایا "اخبار الاخبار" میں لکھا ہے کہ شیخ علی سنجری کے مکان پر محفل سماع برپا تھی حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ اس محفل میں موجود تھے۔ قوالوں نے شیخ احمد جام کی ایک غزل شروع کی۔

جب یہ شعر گایا۔

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را
ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

تو آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہوئی اور تڑپنے لگے۔ مدہوشی اور تحیر کے عالم میں آپ کے ساتھی آپ کو گھر لائے۔ یہ حالت چار شبانہ روز طاری رہی' نماز کے وقت ہوشیار ہو جاتے لیکن نماز ادا فرما کر پھر وہی کیفیت طاری ہو جاتی آخر اسی حالت میں پانچویں رات 14 ربیع الاول 633ھ بمطابق 1235ھ کو واصل الی اللہ ہوئے۔

میر حسن نے اسی ردیف و قافیے میں ایک غزل کہی ہے جس میں حضرت خواجہ بختیارؒ کاکی کی شہادت کی طرف اشارہ ہے کہتے ہیں۔

جاں بریں یک بیت داد است آں بزرگ
آرے ایں گوہر ز کانے دیگر است

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را!
ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

"سیر العارفین میں ہے کہ وفات کے وقت سر مبارک حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری کے

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30881 میں وحیدہ خانم زوجہ محمد اکرم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساہیوال روڈ دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-6-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ بصورت پلاٹ برقبہ دس مرلہ واقع ساہیوال روڈ دارالنصر وسطی مالیتی ساٹھ ہزار روپے اور زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ مالیتی اکتیس ہزار ایک سو روپے اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 96-7-1 سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ وحیدہ خانم ساہیوال روڈ دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالحمید سیکرٹری تحریک جدید دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد اسحاق اسسٹنٹ سیکرٹری مال دارالنصر وسطی ربوہ۔

مسل نمبر 30882 میں منصور احمد چٹھہ ولد مسعود احمد صاحب چٹھہ قوم جٹ پیشہ مربی سلسلہ عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین برقبہ ایک ایکڑ واقع چک نمبر 40۔ج ضلع سرگودھا مالیتی سوا لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2636 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 2500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منصور احمد چٹھہ مربی سلسلہ بل منڈا آزاد کشمیر گواہ شد نمبر1 راجہ محمد سلیم وصیت نمبر 21885 گواہ شد نمبر2 محمد فاروق وصیت نمبر 25833۔

مسل نمبر 30883 میں آصفہ ظہور زوجہ ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/13 البشیر دارالصدر جنوبی ربوہ حال پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے چار تولہ مالیتی 22500 روپے اور حق مہر دس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آصفہ ظہور البشیر 12/13 دارالصدر جنوبی ربوہ حال پشاور گواہ شد نمبر1 بشیر احمد سیالکوٹی وصیت نمبر 6363 گواہ شد نمبر2 ظہور احمد مربی سلسلہ خاوند موصیہ وصیت نمبر 26055۔

مسل نمبر 30884 میں مبارک احمد معین ولد منور احمد کاہلوں قوم کاہلوں جٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد فارم حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-2-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 96-3-28 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارک احمد معین ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 آصف محمود ڈار وصیت نمبر 29405 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406۔

مسل نمبر 30885 میں میر نعیم الرشید ولد میر عبدالرشید قوم کشمیری پیشہ کاروبار عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ فورڈ ویگن مالیتی سوا لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت ویگن چلانے سے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میر نعیم الرشید راہوالی P.O خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 ظفر اقبال احمد وصیت نمبر 19715 گواہ شد نمبر2 آصف احمد خان مربی سلسلہ۔

مسل نمبر 30886 میں ذوالفقار علی ولد محمد صفدر قوم رائے بھٹی پیشہ بے روزگار عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڑی شاہ رحمٰن ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ذوالفقار علی بھڑی شاہ رحمٰن P/O بھڑی خورد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 ناصر احمد محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر 25676 گواہ شد نمبر2 سلطان احمد بھڑی شاہ رحمٰن ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر 30887 میں محمد حسین اظہر ولد فقیر محمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ کاشتکاری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احسن آباد ٹھٹھی کھوکھراں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-6-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) ایک ایکڑ چار کنال زرعی زمین مالیتی ساٹھ ہزار روپے Rs. 60000 (2) بھینس مالیتی بیس ہزار روپے Rs. 20000 (3) رہائشی پلاٹ برقبہ 5 مرلہ مالیتی اسی ہزار روپے Rs. 80000۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/16500 روپے بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد حسین اظہر احسن آباد ٹھٹھہ کھوکھراں ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 عبدالغنی ولد فقیر محمد ساکن احسن آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر2 شاہ محمد ولد شہاب الدین ساکن احسن آباد ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر 30888 میں جمیلہ بیگم زوجہ محمد حسین اظہر قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احسن آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر۔/16000 روپے۔ 2۔ طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی۔/4000 روپے۔ 3۔ زرعی زمین برقبہ 12 کنال مالیتی۔/60000 روپے۔ اور چاندی کی چوڑیاں وزنی دس تولہ مالیتی۔/500 روپے۔ کل جائیداد مالیتی ساڑھے اسی ہزار روپے Rs. 80500 اس وقت مجھے مبلغ۔/2000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ جمیلہ بیگم ساکن احسن آباد ٹھٹھہ کھوکھراں ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 محمد حسین اظہر مسل 30887 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد اکبر بھٹی وصیت نمبر 21040۔

مسل نمبر 30889 میں مبشر احمد ورک ولد بشیر احمد ورک قوم ورک پیشہ مربی سلسلہ عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجر ضلع شیخوپورہ حال ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2500 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر احمد ورک مربی سلسلہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 مبارک احمد ظفر وصیت نمبر 17411 گواہ شد نمبر2 عبدالمجید بھٹی وصیت نمبر 26482۔

مسل نمبر 30890 میں محمد انور ولد محمد یعقوب بھنڈر قوم بھنڈر پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت ... ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 25۔ نومبر 1996ء

12-00 رات جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 تقریر از آفتاب احمد خان صاحب جلسہ سالانہ یو کے 1995ء۔
2-30 درس کلام الٰہی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔ یو۔ کے۔ (1995)۔
4-00 متفرق پروگرام۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز پروگرام۔ ناصرات الاحمدیہ راولپنڈی بمقابلہ لاہور بمقابلہ ربوہ۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 ارائونڈ دی گلوب۔ (دوبارہ)۔
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 چینی زبان سیکھئے (دوبارہ)۔
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز ناصرات الاحمدیہ راولپنڈی بمقابلہ لاہور بمقابلہ ربوہ۔
12-00 دوپہر۔ درس کلام الٰہی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن یو۔ کے۔ (1995)۔
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
4-00 بنگلہ پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔ دعا کی برکات تقریر از مولوی معراج الدین صاحب۔
7-00 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-11-25۔
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ ناصرات الاحمدیہ ربوہ سالانہ کھیلیں۔
9-30 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 ترکی پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

منگل 26۔ نومبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔
2-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
2-30 (-) اصول کی فلاسفی۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع 96-11-25 (دوبارہ)۔
4-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-30 متفرق پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ ناصرات الاحمدیہ ربوہ سالانہ سپورٹس۔
8-00 صبح۔ اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
9-30 متفرق پروگرام۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-11-25 (دوبارہ)۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (96-6-28)۔
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-45 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
4-00 بنگلہ پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-00 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-11-26۔
8-00 ہم اور ہماری سائی کالوجی۔ از ڈاکٹر محمد علی صاحب۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 نارویجین پروگرام (-) اصول کی فلاسفی۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

بدھ 27۔ نومبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔ (نیا)۔
2-00 ارائونڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
2-30 بیت بازی۔ ربوہ بمقابلہ سرگودھا۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-11-26 (دوبارہ)۔
4-00 فرنچ سیکھئے۔
4-30 حکایات شیریں (نیا)۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب۔ (نیا)۔
7-00 ہم اور ہماری سائی کالوجی۔ از ڈاکٹر محمد علی صاحب۔
8-00 صبح۔ اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-30 حکایات شیریں۔ (دوبارہ)۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-11-26 (دوبارہ)۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر روسی پروگرام۔
1-00 ارائونڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
4-00 بنگلہ پروگرام۔ خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 عربی زبان سیکھئے۔
6-00 افریقین پروگرام۔
7-00 رات نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-11-27۔
8-00 درثمین حصہ 18۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 فرنچ پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

بقیہ صفحہ 6

یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد انور ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد ظفر وصیت نمبر 17411 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید بھٹی وصیت نمبر 26482۔

نسیم سیفی

طب و صحت

گزشتہ دنوں ذیابیطس کا دن منایا گیا۔ تاکہ ذیابیطس سے لوگ آگاہی حاصل کریں۔ احتیاط برتیں اور علاج میں کوتاہی نہ کریں۔ کہا جاتا ہے کہ 25 سال سے اوپر کی عمر والے پچاس لاکھ لوگ پاکستان میں ذیابیطس کے مریض ہیں اور اتنی ہی تعداد میں آئی۔ جی۔ ٹی والے ہیں۔ جہاں تک بچوں کا تعلق ہے پاکستان میں ذیابیطس کے مریض بچوں کی تعداد کم ہے۔ پہلے بھی کم تھی اور اب بھی کم ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی اضافہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ خاص طور پر گزشتہ تین سالوں کے اعداد و شمار کے مطابق 1995ء میں ذیابیطس ایسوسی ایشن آف پاکستان نے یونیورسٹی آف لیڈز۔ یو۔ کے۔ کے تعاون سے کراچی میں ایک سروے کیا تھا۔ اس سروے سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ بچوں میں ذیابیطس کی مرض بہت کم ہے۔ خاص طور پر سولہ سال سے کم عمر کے بچوں میں۔ تمام ایسے بچے جنہیں ذیابیطس کا مرض لاحق ہے انسولین لیتے ہیں اور یہ انہیں اسی روز سے لینی پڑتی ہے جس روز یہ پتہ چلتا ہے کہ انہیں ذیابیطس کا مرض لاحق ہو گیا ہے۔ اس طرح بچوں کو اس مرض کے نقصانات سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جہاں تک معمر لوگوں میں ذیابیطس کا تعلق ہے انہیں بھی اپنی اس بیماری کو کنٹرول کرنے کے لئے انسولین دینی پڑتی ہے۔ خاص طور پر جب اس بیماری کے لاحق ہونے کے بعد چھ سات سال گزر جائیں۔ یعنی چھ سات سال تک اس بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد انہیں انسولین دینی پڑتی ہے اور وہ اس لئے کہ دیکھا جاتا ہے کہ دوائیاں جو منہ سے لی جاتی ہیں ان کا اثر کم ہونے لگتا ہے۔ انسولین کی ایجاد کے 75 سال بعد یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ لوگ پاکستان میں ذیابیطس سے موت کا شکار ہو جاتے ہیں اور وہ اس لئے کہ جنہیں زندہ رہنے کے لئے انسولین کی ضرورت ہوتی ہے انہیں انسولین مل نہیں پاتی۔ ہماری ذیابیطس ایسوسی ایشن آف پاکستان کا صدر مقام کراچی میں ہے۔ تمام بچوں کو انسولین مفت مہیا کرتی ہے۔ ان بچوں کی عمر 18 سال سے کم ہونی چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ بچپن میں ہی اس بیماری کو کنٹرول کر لیا جائے تاکہ اس کے برے اثرات سے بعد میں واسطہ نہ پڑے۔

اس سلسلے میں عالمی طبی تنظیم بھی پاکستان کی تنظیم کے ساتھ پوری طرح تعاون کر رہی ہے۔ حقیقت میں اس بیماری کو کم کرنے یا روکنے کے لئے سب کو مل جل کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں لوگوں کی آگاہی بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ جوں جوں اس بیماری کا پتہ چلتا ہے اور انسان احتیاط کرنے لگتا ہے تو وہ ذیابیطس کے باوجود نارمل زندگی بسر کرتا ہے۔ جو احتیاطیں ہیں ان کا نہ صرف علم ہونا چاہئے بلکہ ان پر پوری طرح عمل بھی کرنا چاہئے۔ دوائیاں میسر ہونی چاہئیں۔ ڈاکٹروں سے بھی آسانی سے رابطہ ہونا چاہئے۔ مریضوں کو اور عوام الناس کو اس سلسلے میں پوری آگاہی ملنی چاہئے۔

دن منانے کا اصل مقصد یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کو واقفیت بہم پہنچائی جائے اور ایسے راستے دکھائے جائیں جن پر چل کر انہیں مفید نتائج حاصل ہو سکتے ہوں۔ گزشتہ دنوں جو دن منایا گیا ہے اس کی بھی غرض یہی تھی۔ مختلف جگہوں پر سیمینار کئے گئے اور لٹریچر کے ذریعے بھی زیادہ سے زیادہ آگاہی دینے کی کوشش کی گئی۔

مسل نمبر 30903 میں کلثوم بیگم زوجہ محمد حسین قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 121/ج۔ب گھوکھووال ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-11-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ نقد رقم۔/800000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی۔/10000 روپے۔ 3۔ حق مہر۔/500 روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ کلثوم بیگم چک نمبر 121/ج۔ب گوکھووال ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 محمد حسین خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 خواجہ صفی الدین وصیت نمبر 17747۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 21- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ مسلم لیگ (ن) کے مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی دینی جماعتوں سے انتخابی اتحاد نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کی اعلیٰ قیادت کو انتخابات کے عمل سے الگ کرنا درست نہیں ہو گا۔ احتساب کے لئے سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے تجویز کردہ نظام کے تحت منتخب ارکان اسمبلی کی تطہیر بھی ہو سکے گی۔ اس لئے قبل از انتخابات بغیر ٹھوس ثبوت کے کسی کو انتخابی عمل سے علیحدہ نہیں کرنا چاہئے۔ مسلم لیگ (ن) احتساب کے نام پر انتقام نہیں چاہتی اور نہ ہی ہم اہم قومی معاملات کو معرض التوا میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ احتسابی کمیشن کو آزادانہ اور مستقل طور پر احتساب کرتے رہنا چاہئے۔

○ عوامی احتجاج پر بھارتی وفد کا دورہ آزاد کشمیر منسوخ کر دیا گیا "انڈس واٹر" کا سہ رکنی وفد ہائیڈل پراجیکٹس کے معائنہ کے لئے وادی نیلم جانا چاہتا تھا۔ جماعت اسلامی نے مظفر آباد میں گیسٹ ہاؤس کا محاصرہ کر کے دھرنا دے دیا ہے۔

○ ہائی کورٹ نے پہلی ہی پیشی پر بے نظیر بھٹو کی پرائیویٹ سیکرٹری ناہید خان اور سابق ایم این اے نواز کھوکھر کو رہا کرنے کا حکم دے دیا۔ جیل سے رہائی کے وقت پولیس نے دونوں کو ایک اور مقدمے میں دوبارہ گرفتار کر لیا۔

○ مسلم لیگ (ن) کا جو انتخابی منشور زیر تجویز ہے اس میں ارکان پارلیمنٹ پر ذاتی کاروبار کرنے پر پابندی کی تجویز ہے۔ خواتین کو 20 فیصد نشستیں دی جائیں گی۔ اسمبلیوں کی نشستیں ڈیڑھ گنا کر دی جائیں گی۔ لوٹی ہوئی قومی دولت واپس لی جائے گی پولیس کی تنخواہیں بڑھائی جائیں گی۔ خفیہ سول ایجنسیاں سیاسی کارکنوں کی جاسوسی نہیں کریں گی۔ اکثریتی جماعت کا حق اقتدار غصب نہیں کیا جائے گا۔ ایک سال کے اندر کالا باغ ڈیم کا فیصلہ کر کے تعمیر شروع کرا دی جائے گی۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے صدر مملکت کو ایک خط لکھا ہے جس میں ان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مرتضیٰ کیس میں عدالتی کمیشن کو تحقیقات مکمل کرنے دی جائے۔ انہوں نے خط میں لکھا ہے کہ بعض اطلاعات کے مطابق کمیشن کی تحقیقات کو ادھورا چھوڑ جا رہا ہے۔ اگر ایسے کام مکمل کرنے کی اجازت نہ دی گئی اور برطانوی سراغرسانوں کو واپس نہ بلایا گیا۔ تو اس کا مقصد اصل قاتلوں کو تحفظ فراہم کرنا اور پی ڈی ایف کی حکومت میں شامل افراد کو اس الزام میں ملوث کرنے کی کوشش ہو گا۔ اور قوم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہو گی کہ مرتضیٰ کا قتل پیپلز پارٹی کو منظر سے ہٹانے کے لئے کیا گیا ہے۔

○ سابق ایم این اے محمود خان اچکزئی نے اسمبلی توڑنے والے آرٹیکل کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔ انہوں نے یہ درخواست سابق اٹارنی جنرل قاضی جمیل کی وساطت سے دائر کی ہے۔ اس درخواست میں صدر مملکت اور نگران وزیر اعظم کو فریق بنانے کی استدعا کی گئی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم وی آئی پی کلچر کی ہر نشانی مٹا دیں گے۔ کسی کے لئے خصوصی مراعات نہیں ہوں گی۔ اب ان کے لئے اقدامات کرنے ہیں جن کے پاس دکھوں اور تکلیف کے سوا کچھ نہیں رہ گیا۔ انہوں نے کہا کہ قوم کو صاف ستھرے امیدوار دینا میری اور انہیں منتخب کرانا عوام کی ذمہ داری ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ انتخابات کرانے کے لئے فوج بلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن اتنا آزاد اور مضبوط ہے کہ انتخابات کرا سکے۔ غیر ملکی مبصرین کو بھی مدعو کیا جائے گا۔

○ چاروں ہائیکورٹس کو نگران حکومت نے خط لکھا ہے کہ 30 ججوں کا تقرر فوری کیا جائے۔ خطوں میں خالی آسامیوں پر تقرری کے لئے نام بھی طلب کئے گئے ہیں۔ نگران وزیر قانون کے خطوط چیف جسٹس صاحبان کو مل گئے ہیں تاہم ابھی تک کسی نے سفارشات نہیں بھجوائیں۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ قومی خزانہ اس طرح لوٹا گیا ہے کہ تنخواہوں اور پٹرول کے لئے بھی پیسے نہیں بچے۔ انہوں نے کہا کہ عوام معجزات کی توقع نہ رکھیں۔ احتساب ضرور ہو گا۔ ہمارے پاس قومی خزانہ لوٹنے والے دس ہزار افراد کی فہرست ہے۔ سیاسی قائدین کی ترجیح صرف مال جیبوں میں ڈالنا رہی۔ معاشرہ پر چند برہمن قابض ہیں انسانیت مر چکی ہے۔ پاکستان اندر سے ختم ہو چکا ہے مرکز اور صوبوں میں پندرہ بیس آدمیوں کی کیا حیثیت ہے جہاں اللہ کا نام لینے والوں کی بجائے کروڑ پتیوں کو مفت حج کرایا جائے وہاں ملک کا کیا حال ہو گا۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے سپریم کورٹ کے اعتراضات دور کر کے رٹ دوبارہ دائر کر دی ہے۔

○ سابق اپوزیشن لیڈر مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر مجھے پہلے یاد کر لیتیں تو آج اکیلی نہ ہوتیں۔ انہیں آج کل میری یاد بہت آرہی ہے۔ ہر پریس کانفرنس میں میرا ذکر خیر ضرور کرتی ہیں۔ مگر میں ان کے ٹریپ میں آنے والا نہیں۔ ان کی تنہائی ان کے سلوک کی وجہ سے ہے۔ نگران دور کی مہنگائی بھی بے نظیر کی پالیسیوں کی وجہ سے ہے۔

○ بلوچستان کے نگران وزیر اعلیٰ میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ آئین میں نگرانوں کے الیکشن لڑنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس شرط پر نگران حکومت میں شمولیت نہیں کی کہ ہم الیکشن نہیں لڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کنگ نہیں ہیں تو پھر "کنگز پارٹی" کہاں سے بنے گی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ احتساب عوام خود کر سکتے ہیں تو نگرانوں کو احتساب کا مینڈیٹ کس نے دیا ہے۔ وی آئی پی کلچر اس دن ختم ہو گا جب صدر وزیر اعظم سپیکر چیئرمین سینٹ اور وزرائے اعلیٰ گاڑیاں نیلام کر کے رقوم یتیم خانوں کو دیں گے۔

بمبئی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار صبح 11 تا 2 بجے — دارالیمن
شام 4½ تا 7½ بجے — صبح 9 تا 10½ بجے
فون رہائش: 211186

8 فٹ سائز سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلیویژن کا رزلٹ 100% شاندار
(یعنی عام 16 فٹ ڈش کے برابر)
● اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل
● آزمودہ مشہور زمانہ ونر سیٹ ریسیور نیا ماڈل
● گارڈنر LNB امریکہ اور جاپانی وائر
● تمام اشیاء جینوئن اور No 1 گارنٹی کیساتھ
فری فٹنگ ● فری سروس ● پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت۔

ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
آپکی سہولت کیلئے ہمارے فون نمبر

211274
04524 - 213123
537

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

سٹاکسٹ: باٹا۔ سروس شوز کی جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
نیو رشید بوٹ ہاؤس گول بازار ربوہ
نیز سیل بھی جاری ہے
آپکے دیرینہ خادم

احمدیہ ٹیلیویژن اور ڈش کو اپنے گھر کی زینت بنا کر روحانی مائدہ سے فیض یاب ہوں اور واضح تصویر اور صاف آواز لینے کیلئے ہمیں مطلع کریں۔ ● ریسیور کون سا ہے؟ ● LNB کون سی ہے؟
● LNB کا درجہ کیا ہے؟ ● ڈش کس سائز کی ہے؟ ● اپنا فون نمبر اور گھر کا پتہ؟
شاہین پے ٹی وی کا انٹینا اور ہر سائز میں ڈش انٹینا اور اس کا سامان خریدنے کیلئے باعتماد نام
عثمان الیکٹرونکس
پٹیالہ گراؤنڈ حجاب بلڈنگ 1- لنک میکلوڈ روڈ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار ● خدمت ● دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور گردونواح میں
● مکانات ● پلاٹ ● دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اسٹیٹ کمیشن ایجنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508

اکسیر موٹاپا 30/ ● ہمدرد نسواں حبوب اٹھرا لو 20/ ● دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/ ● زد جام عشق 800/ ● اکسیر لیکوریا کیپسول 30/ ● کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/ ● سفوف اکسیر شوگر 30/
حبیب دواخانہ خدمت خلق گول بازار ربوہ فون: 659